Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 10-مارچ 1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 57 | اتوار 19 شوال 1416ھ 10 امان 1375ہش 10 مارچ 1996ء

اگر سچ سے گزارہ نہیں ہو سکتا تو جھوٹ سے ہرگز گزارہ نہیں ہو سکتا

حقیقت میں جب تک انسان جھوٹ کو ترک نہیں کرتا۔ وہ مطہر نہیں ہو سکتا۔ نابکار دنیادار کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک بے ہودہ گوئی ہے اگر سچ سے گزارہ نہیں ہو سکتا' تو پھر جھوٹ سے ہرگز گزارہ نہیں ہو سکتا۔ افسوس کہ یہ بدبخت لوگ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بدوں گزارہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنا معبود اور مشکل کشا جھوٹ کی نجاست ہی کو سمجھتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے (کلام الٰہی) میں جھوٹ کو بتوں کی نجاست کے ساتھ وابستہ کر کے بیان فرمایا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ سچ ہے کہ دولت مند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا مال اس کے لئے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے وقف کرو۔

یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی (صاحب ایمان) اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لے جیسا کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے۔ اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 594)

آج خصوصیت کے ساتھ دین میں قربانیوں کے معیار کو بڑھانا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اور یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے دور سے اب تک ہم اس (-) کی صداقت کو اس طرح جماعت کے حالات پر چسپاں ہوتے اور اطلاق پاتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ تمام وہ غرباء جنہوں نے دین کی خاطر آغاز میں قربانیاں دی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسے رنگ لگائے ہیں کہ دوسرے خاندانوں میں اس کی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی اور وہ سلسلہ عطا کا جاری ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہوں گے کہ اب تو تیسری چوتھی نسل آگئی اب وہ جزاء ہمیں کیوں مل رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اب ہماری اپنی تدبیریں ہیں جو پھل لا رہی ہوں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس بات کو جھٹلایا ہے' غلط قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو حضرت داؤد نے کہا تھا کہ کوئی ولی ایسا نہیں جس کی سات پشتیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کی وارث نہ بنائی جائیں اور کسی ولی کی اولاد سات پشتوں تک بھوکی نہیں مرنے دی جاتی۔ تو آپ کی تو ابھی تیسری چوتھی نسل ہے' سات پشتوں تک آنے میں ابھی کچھ وقت باقی ہے۔ مگر یہ آیت ابھی بھی آپ کو دعوت دے رہی ہے۔ اب اگلی سات پشتوں کا بھی انتظام کر جاؤ۔ آج ضرورت کے دن ہیں' آج اگر تم نے خدا کی راہ میں خرچ کیا تو تمہارے حق میں خدا کی یہ تقدیر جاری ہو گی اور تمہاری اگلی سات نسلیں بھی تمہاری قربانیوں کا فیض کھائیں گی۔

پس یہ آیت غیر معمولی اہمیت کا پیغام رکھتی ہے اسے سمجھنا چاہئے اور آج کل خصوصیت کے ساتھ دین کی راہ میں قربانیوں کے معیار کو بڑھانا چاہئے۔

(از خطبہ 25-اگست 1995ء)

میں احباب کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک (وقف جدید) کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو ( ) اس چندہ میں حصہ نہ لے۔

وقف جدید کے مالی جہاد میں ہر بچے کو شامل کریں۔ تا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پر نازل ہوں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ولادت

○ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں۔ میرے بھائی سید محمد احمد (آج کل امریکہ میں ہیں) انہوں نے اطلاع دی ہے کہ ان کی بیٹی ڈاکٹر عائشہ احمد کو اللہ تعالیٰ نے 27 جنوری 96ء کو بیٹی عطا فرمائی۔ والد کا نام ڈاکٹر احمد حمید ہے بچی کا نام مائرہ احمد رکھا گیا ہے۔ جہاں وہ رہتے ہیں اس شہر کا نام Syracuse ہے جو نیویارک سٹیٹ میں ہے۔ بچی کے دادا کا نام حمید اسلم قریشی ہے اور دادی کا نام بشریٰ حمید ہے لاہور رہتے ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو نیک بنائے اور نیک نصیب کرے۔

نکاح

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:-

محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب نے مورخہ 22 فروری 96ء بروز جمعرات بیت المبارک سرگودھا میں عزیزم اعجاز احمد ولد برادرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب وڈائچ 9 چک پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے نکاح ہمراہ عزیزہ فوزیہ یاسمین بنت مکرم ملک محمد مبارک احمد اعوان صاحب سرگودھا بعوض پچھتر ہزار روپے (75000 روپے) حق مہر کا اعلان فرمایا۔ عزیزم اعجاز احمد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق حضرت چوہدری حاکم علی صاحب کے پوتے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔

ولادت

○ "مکرم محمد وسیم الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 20۔ فروری 96ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد وسیع الدین آف تربیلا ڈیم کا پوتا ہے اور مکرم ظاہر احمد خان صاحب (سابق قائد ضلع لاہور) کا نواسہ ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام صباح الدین رکھا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ اس کے نیک' خادم دین اور نافع الناس ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

10- امان 1375 ہش — 10 - مارچ 1996ء

استغفار کی حقیقت

انسان کمزور ہے۔ وہ نیکی کرنے کا پختہ عزم رکھنے کے باوجود کہیں نہ کہیں پھسل سکتا ہے۔ اور اس سے کسی نہ کسی بدی کا ارتکاب ہو سکتا ہے اور جب تک انسان اپنے آپ کو ایسا ہی کمزور نہ سمجھے اس وقت تک اپنی کمزوری کے تدارک کے لئے کچھ کرنے کا اسے خیال نہیں آسکتا۔ خاص طور پر خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا اسے خیال نہیں آتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں ٹھیک ہے۔ اگرچہ اس سے غلطیاں بھی سرزد ہوتی ہوں لیکن وہ اپنی ڈگر پر چلتا رہتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگی جائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کی راہ میں استقامت اور عجز کے ساتھ قدم اٹھاؤ۔ دعا سے کام لو۔ اس کی مدد طلب کرو۔ پھر یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ تم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث ہو جاؤ۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث ہو کر ہی انسان بدیوں سے بچ سکتا ہے کیونکہ خود تو وہ کمزور ہے اپنے بل بوتے پر زندگی گزارنے کی کوشش کرے تو یقیناً اس سے بہت سی غلطیاں سرزد ہوں گی۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس ارشاد میں استقامت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور عجز کا۔ اور اگر انسان کو استقامت حاصل نہ ہو تو وہ کبھی اٹھ کر بیٹھ جائے گا۔ اور کبھی گر پڑے گا۔ کبھی چل پڑے گا اور کبھی رک جائے گا۔ اور اس طرح اس کی زندگی میں جو نیکی کی ہمواری ہونی چاہئے وہ موجود نہیں ہوگی اور اس کے علاوہ اسے عجز کے اظہار کی ضرورت ہے۔ اگر وہ اپنے آپ کو واقعی کمزور سمجھے۔ جیسا کہ وہ کمزور ہے بھی۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کے دل میں عجز پیدا نہ ہو۔ وہ ہر بات پر یہ غور نہ کرے کہ میں کام ٹھیک کر رہا ہوں یا غلط۔ میں خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق کر رہا ہوں۔ یا بھٹک گیا ہوں۔ اور پھر استقامت اور عجز کے ساتھ ساتھ اسے اس بات کا بھی احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے قویٰ دئے ہیں جن سے کام لینا اس کا فرض ہے۔ گویا کہ اپنے قویٰ سے کام لے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرے۔ تو وہ قویٰ صحیح طور پر کام کریں اور ان کے بہتر نتائج پیدا ہوں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا وارث بن سکتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے لئے اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرے۔ استغفار لوگ کرتے تو ہیں لیکن اکثر لوگوں کو یہ معلوم نہیں کہ صرف استغفار کے لفظ ہی کا دہراتے چلے جانا تو حقیقی استغفار نہیں ہے۔ حقیقی استغفار کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الاول فرماتے ہیں:-

"استغفار سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ طوطے کی طرح ایک لفظ رٹتے رہو۔ بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ استغفار کے مفہوم اور مطلب کو ملحوظ رکھ کر خدا تعالیٰ سے مدد چاہو۔ اور وہ یہ ہے کہ جو انسانی کمزوریاں صادر ہو چکی ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بد نتائج سے محفوظ رکھے اور آئندہ کے لئے ان کمزوریوں کو دور کرے اور ان جوشوں کو جو ہلاک کرنے والے ہوتے ہیں دبائے رکھے۔ پھر لاحول پڑھے۔ پھر دعاؤں سے کام لے۔ اور جہاں تک ممکن ہو راست بازوں کی صحبت میں رہے۔ اگر اس نسخہ پر عمل کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین رکھتا ہوں کہ وہ تمہیں محروم نہ کرے گا۔"

یہ ہے حقیقی معنوں میں استغفار۔ اور ہمیں صرف استغفار کے لفظ کو بار بار دہرانے کی بجائے اس کے مفہوم اور مطلب کو سامنے رکھنا چاہئے اور اس کے مطابق یہ دیکھنا چاہئے کہ ماضی کی کمزوریاں دور ہو گئی ہوں اور آئندہ کمزوریوں کے ارتکاب کی طرف انسان مائل نہ ہو۔ ایسا کرنے کے لئے یہ بات بھی ضروری ہے کہ انسان راست بازوں کے ساتھ رہے۔ جن لوگوں کے ساتھ وہ رہتا ہے جن کی صحبت میں وہ اپنا وقت گزارتا ہے۔ ان جیسا بننا اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ پس ان تمام باتوں پر عمل کرکے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث بن سکتے ہیں اور محرومیوں سے بچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

ضروری نہیں ہے کہ دو مال و زر
کسی بے ہُنر کو سکھا دو ہُنر
خزانے پہ اس کو بٹھا دو گے تم
رہے گا نہ اس کو غریبی کا ڈر

ابوالاقبال

○

دشت نوردی شغلِ جنوں ہے میں ہوں خرد کا مارا
گلیوں گلیوں پھرتے پھرتے سارا وقت گذارا

جب سے کوئی چھوڑ گیا ہے اپنے شہر کی گلیاں
روح مری مرجھائی سی ہے دل ہے پارہ پارہ

پھول بھی کوئی پھینکے تو چبھتے ہیں جسم میں کانٹے
رُوئی کا گالا بھی اب لگتا ہے سنگِ خارا

تم نے جو کہنا ہے کہہ لو میں چپ چاپ سنوں گا
لیکن کیا ہوگا جب چپ نے لفظوں کو للکارا

میں نے خود ہی زخم لگائے میں نے خود سہلائے
مجھ کو کیا سمجھا ہے تم نے بیکس اور بے چارہ

ملکوں ملکوں پھرنے والا کہلائے سیاح
اور نسیم جو شہر میں گھوما کہلایا آوارہ

نسیم سیفی

گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا اعزاز

○ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے تحت منعقدہ سالانہ اتھلیٹکس مقابلہ جات 25 اور 26 فروری 1996ء میں گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ کی کھلاڑی طالبات نے شرکت کی۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے فیصل آباد ڈویژن کے تمام کالجز برائے طالبات میں مجموعی طور پر اول پوزیشن حاصل کر کے Winnerss ٹرافی حاصل کی۔ نیز عزیزہ امتہ الہادی نے سال رواں کی بہترین کھلاڑی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

امتہ الہادی 100 میٹر ریس اول
امتہ الہادی 200 میٹر ریس اول
امتہ الہادی ہرڈلز ریس اول
امتہ الہادی لانگ جمپ اول
سمیرا انور 200 میٹر ریس دوم
سمیرا انور ہرڈلز ریس سوم
عظمیٰ محسن 800 میٹر ریس سوم
عظمیٰ محسن ہائی جمپ سوم
عظمیٰ محسن ڈسک تھرو سوم
کشور سلطانہ سائیکل ریس سوم

امتہ الہادی، سمیرا انور، عظمیٰ محسن، امتہ الشکور نے ریلے ریس میں اول پوزیشن حاصل کی۔ کل پاکستان انٹر بورڈز اتھلیٹکس مقابلہ جات کے لئے عزیزہ امتہ الہادی اور عزیزہ سمیرا انور کو منتخب کیا گیا۔

مورخہ 28، 29 فروری 96ء کو نیشنل کوچنگ سینٹر لاہور میں کل پاکستان انٹر بورڈز مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ امتہ الہادی بہترین اتھلیٹ قرار پائی اور ٹرانی حاصل کی۔ قارئین کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان طالبات اور ادارہ کے لئے بابرکت فرمائے نیز مزید کامیابیوں اور اعزازات کا پیش خیمہ بنائے۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

چونکہ پہلی آیت میں اس طرف اشارہ تھا کہ روحانی امور میں اس حد پر کھڑا رہنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ مقرر کرے ورنہ انسان دھوکا کھا کر کہیں کا کہیں چلا جاتا ہے اور اس طرف اشارہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ بعض بندوں کو عزت دے کر بعض پیار کے ناموں سے یاد کرتا ہے تو اس کے اور معنے ہوتے ہیں۔ اور مشرک جب ویسے ہی ناموں سے مخلوق میں سے بعض کو یاد کرتے ہیں تو اس کے معنے اور ہوتے ہیں۔ اور اس کی مثال کے طور پر رسول کریم ﷺ کے وجود کو اشارتاً پیش کیا اور فرمایا کہ کیا تم سوچتے نہیں کہ ایسا شخص جو ہوا و ہوس کا شکار ہو۔ اور عبد مملوک کی حیثیت رکھتا ہو اور بوجہ دوسروں کا غلام ہونے کے اپنی قابلیتوں کا صحیح استعمال نہ کر سکتا ہو۔ اور رسم و رواج اور توہمات کی قیود میں جکڑا ہوا ہو۔ اور اسے ایک غلام کی حیثیت حاصل ہو۔ کیا اس دوسرے شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو رسوم اور توہمات کی غلامی سے آزاد ہو کر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے ظاہر اور مخفی طور پر خدا تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کرتا رہتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرے گا۔ جو اس کی دی ہوئی قوتوں کو مفید طور پر اس کے بندوں کی خدمت میں لگاتا ہے۔ اور یہی شخص کامیاب ہو گا۔ اس مثال سے رسول کریم ﷺ کے وجود کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ یہ شخص بھی خدا کے فضلوں کا وارث ہو سکتا ہے اور اسی شخص کے لئے اللہ تعالیٰ جو بھی اچھے الفاظ استعمال فرمائے وہ ان کا مستحق ہے۔

اس میں اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ تم تو خدا تعالیٰ کے دئے ہوئے انعامات سے صرف اپنے خاندانوں اور اولاد کو فائدہ پہنچاتے ہو۔ اور محمد رسول ﷺ سب دنیا کو اپنے انعامات میں شریک کرتا ہے۔ پس اس کی کامیابی یقینی ہے اور تمہاری ناکامی یقینی۔

سرا" و جہرا" کے تین معنے ہو سکتے ہیں (1) پوشیدہ طور پر بھی۔ ظاہر بھی' رسول کریم ﷺ بنی نوع انسان کی وہ خدمت بھی کرتے تھے۔ جو لوگوں کو نظر نہ آتی تھی جیسے دعا اور استغفار۔ اور وہ بھی جو لوگوں کو نظر آتی تھی وہ اخلاق فاضلہ جو بنی نوع انسان کے متعلق آپ سے ظاہر ہوتے تھے۔ جن کا ذکر حضرت خدیجہؓ کے اس قول میں ہے کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز نہ چھوڑے گا کیونکہ آپ رشتہ داروں سے نیک سلوک کرتے۔ اور مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں اور ان اخلاق کو ظاہر کرتے ہیں جو دنیا سے مفقود ہو چکے تھے۔ اور جو لوگ ایسے مصائب میں مبتلا ہوں جو ناحق ان پر پڑ گئے ہوں ان کی آپ مدد کرتے ہیں اور جو شخص بالکل بے بس ہوتا ہے اس کا بوجھ آپ اٹھاتے ہیں۔ (2) دوسرے معنے اس کے رات اور دن کے بھی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ رات کا کام مخفی ہوتا ہے اور دن کا ظاہر۔ اس سے اس طرف اشارہ ہے کہ آپ نے خدمت خلق میں رات اور دن ایک کر دیئے ہیں۔ اور بغیر آرام کرنے کے بنی نوع انسان کی بہتری میں کوشاں رہتے ہیں۔

(3) تیسرے معنے یہ ہیں کہ آپ وہ خدمات بھی کرتے ہیں جو لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہیں یعنی ان کے قدر نہیں جانتے۔ جیسے تبلیغ حق۔ کہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے اسے خدمت نہیں سمجھتے تھے۔ حالانکہ وہ اعلیٰ درجہ کی خدمت تھی۔ اور آپ وہ خدمات بھی کرتے ہیں جن کو لوگ پہچانتے ہیں۔ اور ان کی خوبی کا اعتراف کرتے ہیں۔ مثلاً ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک آدمی حضورؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ابو جہل میرا روپیہ نہیں دیتا۔ آپؐ اسی وقت اس آدمی کے ساتھ چل کھڑے ہوئے اور ابو جہل کے دروازے پر دستک دی۔ ابو جہل باہر نکلا اور حضورؐ کو کھڑے دیکھ کر حیران سارہ گیا اور آنے کی وجہ دریافت کی۔ (کیونکہ وہ تو دن رات آنحضرتؐ کی ایذادہی اور سب و شتم میں مشغول رہتا تھا۔ اس کے لئے آپؐ کا اس کے پاس آنا تعجب کا موجب تھا آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس شخص کا روپیہ دینا ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ دینا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو اس شخص کو پریشان نہ کرو۔ فوراً اس کا حق ادا کرو۔ وہ ایسا مرعوب ہوا کہ گھر جا کر فوراً روپیہ لے آیا اور اس شخص کو دے دیا۔ جب لوگوں میں اس بات کا چرچا ہوا تو لوگوں نے ابو جہل کو ملامت کی۔ کہ آپ ہم سے تو یہ کہتے ہیں کہ اس کی کوئی بات نہ مانو۔ اور خود اس سے ایسے ڈر گئے۔ اس نے جواب دیا کہ کیا بتاؤں اس وقت مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ میں نے اس کی بات کا انکار کیا تو ایک وحشی اونٹ اسی وقت مجھ کو چبا جائے گا۔ اور میں نے اس ڈر سے اس کی بات کو مان لیا۔

ایک اچھی بات

وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خطبہ میں فرمایا۔

ایسے حالات رکھنے والے لوگ خواہ خوشحالی کے دور سے گزر رہے ہوں یا تنگی کے دور سے گزر رہے ہوں۔ ان کی نیکیوں کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہی رہتی ہیں۔ ان کی قربانیوں کے باغات ہمیشہ لہلہاتے رہتے ہیں۔ یہ بہت ہی بلند مقام و مرتبہ ہے جو خدا کی خاطر قربانی کرنے والوں کو عطا کیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے خود دیکھیں کتنے پیار سے کیسی عظیم الشان مثال ان کی بیان فرمائی ہے۔ جب اس کو شبنم بھی پہنچتی ہے تو اپنا پھل دگنا دیتی ہے۔ یہ ایک مسئلہ ہے جسے سمجھنا ضروری ہے۔ بہت بارشیں ہوں اور باغوں کا پھل زیادہ کر دینا یہ تو سمجھ میں آتی ہے بات۔ شبنم کے بعد پھل دگنا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ بظاہر خشک سالی کا دور ہے۔ شبنم مرنے تو نہیں دیتی لیکن اس طرح فراوانی سے پانی مہیا تو نہیں کرتی جیسے موسلا دھار بارشیں کیا کرتی ہیں۔ یہ دراصل ایک اضافی چیز ہے جسے سمجھنا ضروری ہے۔ وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی میں بھی قربانی کرتے ہیں ان کی قربانی کا درجہ امارت کی حالت کی قربانیوں سے بڑا ہوتا ہے۔ خصوصاً جس نے اچھے دن دیکھے ہوں اور اچھے رہن سہن کی عادت پڑ گئی ہو۔ جب اس پر تنگی کا دور آتا ہے تو اس پر اپنے خرچوں کا کم کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر جو خدا کی رضا کی خاطر قربانیاں دے چکے ہوں ان کے اندر ہم نے واقعتہ "یہ روح دیکھی ہے کہ اپنے پہلے دنوں کی قربانیوں کو چونکہ کم نہیں کرنا چاہتے اس لئے اپنی ذات پر زیادہ بوجھ ڈال کر اور اپنی دنیا کی ضرورتوں کو زیادہ کاٹ کر پھر دیتے ہیں تو یہ مطلب ہے کہ دنیا کے باغات میں یہ منظر آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ مگر روحانی دنیا کے باغات میں بعینہٖ یہی منظر ہے جو آپ کو دکھائی دیتا ہے اور میں اس کا گواہ ہوں۔ کیونکہ کثرت سے مجھے ایسے لوگوں کے جن پر یہ واقعات گزرے خطوط آتے ہیں۔ ان کے دل کا درد مجھ تک پہنچتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ خدا نے ہمیں یہ توفیق بخشی تھی اب ہم مجبور ہیں۔ چندے کم کرنے کو دل نہیں چاہتا تو میری بیوی نے اپنا زیور دے دیا۔ میں نے یہ کہہ کر دیا ہم نے اپنی جائیداد بیچ دی۔ حیرت انگیز قربانیاں ہیں۔ جن کی وجہ سے دل ان کے اخلاص کی گرمی سے پگھلنے لگتا ہے۔ تو وہ (کلام الٰہی) کا کلام بہت سچا کلام ہے۔ کسی انسان کا بنایا ہوا کلام نہیں ہے۔ ورنہ ناممکن تھا کہ کوئی انسان یہ منظر کشی کرتا۔ اور یہ کہتا کہ جب پانی کم ہو جاتا ہے اور صرف شبنم پر وہ باغ پلتا ہے تو پھل دگنا ہو جاتا ہے۔ کیسے دگنا ہو سکتا ہے۔ کیسے انسانی سوچ اس تناظر کا تصور کر سکتی ہے۔ پس یہ الٰہی کلام ہے جو بالکل سچا ہے۔ یہ عجیب باغ ہے کہ یہ خدا کی محبت کا باغ ہے کہ جب اس پر غربت کا دور آتا ہے۔ جب اس پر تنگی کا دور آتا ہے تو یہ پہلے سے دگنا پھل دینے لگتا ہے۔ یہاں ایک اور پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ پھل دگنا ہو جاتا ہے۔ ان کے اخلاص اور محبت کی وجہ سے تنگی کی وجہ سے کہ یہ بات نہیں رہتی کہ چونکہ امیر تھے اس لئے قربانیاں دیں بلکہ یہ صورت ابھرتی ہے کہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر اب دیکھو تنگی بھی ہے تو قربانیاں بھی دیتا ہے۔ ہر حال میں ان کی قربانیوں کا جذبہ قائم رہتا ہے۔ پس اس پہلو سے ان پر زیادہ پیار کی نظر پڑتی ہے۔ اور اللہ کی نظر میں ان کا پھل دگنا دکھائی دیتا ہے۔

اور ان لوگوں کے ساتھ بھی یہ مضمون تعلق رکھتا ہے جو غربت کی حالت میں ویسے ہی قربانیاں دیتے ہیں۔ یہاں موازنے کی بات نہیں ہو گی بلکہ یہ مضمون ہو گا کہ خدا کے پیار کرنے والے بندوں میں سے کچھ وہ ہیں ہو جو خوشحال ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے چوٹی پر لگائے گئے باغ پر موسلا دھار بارش اثر دکھائے۔ اور کچھ ایسے ہیں جو غریب ہیں۔ بہت تھوڑا ان کو رزق ملتا ہے لیکن تھوڑے کے نتیجہ میں جذبہ قربانی بڑھ جاتا ہے۔ اور وہ ان سے بھی زیادہ مقامات حاصل کر لیتے ہیں۔ ان اپنے بھائیوں سے بھی زیادہ جن کو دنیا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی نعمتیں عطا کی ہیں۔ اور یہ امر واقعہ ہے اس میں ذرہ بھی شبہ کی بات نہیں کہ بالعموم یہ ہے یعنی یہ ایسی بات جو استثنائی ہو بالعموم یہ دکھائی دیتا ہے کہ غربا میں قربانیوں کا معیار اونچا ہے۔ امراء میں آپ کو استثنائی طور پر ایسے قربانی کرنے والے دکھائی دیں گے جو تناسب سے اپنے غریب بھائیوں سے آگے نکل جائیں ورنہ بھاری اکثریت غربا کی وہ ہے جن کی روحانی کھیتی دگنے پھل لا رہی ہے۔ کیونکہ وہ ذاتی تنگی کے باوجود روزمرہ کی ضرورتوں کو کاٹ کر قربانی کر رہے ہوتے ہیں اور امراء میں بدقسمتی سے یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ اپنی آمد سے جو خدا تعالیٰ نے ان کو وافر عطا کرتا ہے اتنا دیتے ہیں کہ ان کو یہ خطرہ نہ رہے کہ ان کے منافع کے معیار گر جائیں گے اور یہ جو ذہن کی فکر ہے کہ ہم نے ابھی بہت سے کام کرنے ہیں اور جائیداد بڑھانی ہے۔ اور کارخانے بنانے ہیں۔ تجارتوں کو اور بڑے فروغ دینا ہے۔ یہ فکر ان کی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت شیخ مشتاق حسین صاحب

حضرت شیخ مشتاق حسین صاحب کے قبول احمدیت کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ آپ نے دلی دروازہ لاہور کے باہر جماعت احمدیہ کی طرف سے دیواروں پر ایک پوسٹر لگا ہوا دیکھا جس میں دعویٰ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر تھا۔ پوسٹر پڑھتے ہی آپ کے دل میں حضرت صاحب کی محبت پیدا ہو گئی اور آپ نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس کے بعد سلسلہ کے ساتھ جوں جوں واقفیت بڑھتی گئی آپ ایمان و عرفان میں ترقی کرتے چلے گئے حتیٰ کہ طاعون کی شدت کے زمانہ میں جبکہ عام موتا موتی لگ رہی تھی اور لوگوں پر خوف و ہراس طاری تھا آپ دیوانہ وار مصروف دعوت الی اللہ رہتے تھے۔ آپ کا قیام ان دنوں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور محلہ پٹ رنگاں کے ایک چوبارے میں تھا نچلی منزل میں اور لوگ رہتے تھے جو سب لقمہ طاعون ہوئے جس پر لوگوں نے انہیں چوبارہ خالی کر کے کسی اور مکان میں منتقل ہونے کا مشورہ دیا مگر آپ نے فرمایا کہ طاعون کے کیڑے احمدیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم کشتی نوح سے پیش کر کے فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم بھی طاعون سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو آؤ احمدیت قبول کر لو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عہد مبارک میں آپ کو سالانہ جلسہ قادیان میں شرکت کرنے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ 15 مئی 1908ء کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مسلمانوں کے مشہور روشن خیال سیاسی لیڈر مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر کی ملاقات ہوئی جس کے دوران آپ بھی موجود تھے جو رئیس دہلی حافظ عبد الکریم صاحب کو ساتھ لے کر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت شیخ صاحب لاہور میں ریلوے کلرک تھے پھر عہد امامت اولیٰ میں سرکاری ملازمت ترک کر کے پشاور آ گئے اور فوج میں گوشت کی سپلائی کرنے لگے 1913ء میں ان کا قیام سیٹھ رحمت اینڈ سنز کے احاطہ میں تھا۔ حضرت امام جماعت الاول کی وفات کی اطلاع پشاور میں پہنچی تو آپ پہلے احمدی تھے جنہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی بیعت بذریعہ تار کی۔ شروع جون 1914ء میں حضرت حافظ روشن علی صاحب غیر مبائعین سے مباحثہ کے لئے پشاور تشریف لے گئے تو آپ ہی کے ہاں مقیم ہوئے۔

پشاور میں کچھ عرصہ رہائش کے بعد آپ گوجرانوالہ آ گئے 1922ء سے مجلس مشاورت میں گوجرانوالہ کی طرف سے نمائندگی کے فرائض انجام دینے لگے۔ قیام گوجرانوالہ کے دوران آپ نے سیکرٹری دعوت الی اللہ کی حیثیت سے متعدد پمفلٹ لکھے۔

آپ عاشق کلام الٰہی تھے اور اکثر پر نم آنکھوں سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ شعر پڑھا کرتے تھے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
.... کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

بارہا فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ کلام الٰہی کا طواف کروں۔

آپ سلسلہ کے سارے اخبارات منگوایا کرتے تھے۔ کتابیں بھی خاصی تعداد میں جمع کر رکھی تھیں۔ بعض اوقات کتابوں کے کئی کئی نسخے خریدتے اور افراد میں تقسیم کر دیتے تھے۔

حضرت شیخ صاحب پانچ ہزاری مجاہدین تحریک جدید میں شامل تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہاردہم ص 75)

قرارداد تعزیت بروفات مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب ربوہ۔ پاکستان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک جید عالم اور ممتاز خادم دین مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب 30۔ دسمبر 95ء کو ربوہ میں انتقال فرما گئے۔

آپ کی عمر وفات کے وقت 78 سال تھی۔ آپ سلسلہ کے ایک جید عالم فاضل تھے۔ آپ نے 1938ء میں زندگی وقف کی اور آخر دم تک اس عہد کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔

آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ 28 سال کام کرنے کی توفیق پائی۔ پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ساتھ 17 سال کام کرنے کی توفیق پائی۔ آپ نے قضاء بورڈ میں بائیس سال بطور قاضی اور بحیثیت ممبر قضاء بورڈ خدمات سرانجام دیں۔

تقسیم ملک کے معاً بعد بطور ڈائریکٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان اور ناظر انخلاء آبادی کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے زمانہ میں بحیثیت مینجنگ گورنر (-) پبلیکیشنز اور سیکرٹری نصرت پرنٹرز اور ناظم بکڈپو کے فرائض سرانجام دیئے۔ 1978ء میں لندن میں (-) کانفرنس میں شمولیت کرنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے ہمراہ سفر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت صاحب کے ہم سفر 12 رفقاء میں سے ایک آپ تھے۔ 1957ء سے تادم آخر بطور ڈائریکٹر وقف جدید کام کیا اور مالی معاملات کے سرانجام دینے کی توفیق پائی۔

ذیلی تنظیموں میں بطور قائد خدام الاحمدیہ ربوہ۔ معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور زعیم انصار اللہ ربوہ کے فرائض سرانجام دیئے۔

آپ نے 57 سال سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔

آپ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ خوش خلقی سے پیش آنا۔ ملنساری۔ ہمدردی خلق اور ایثار کا جذبہ آپ کی طبیعت کا خاصہ تھے۔ وفا اور غریب پروری کا خلق آپ کی زندگی میں نمایاں تھا۔

آپ نے اپنے پیچھے بیوہ۔ چھ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کے ہم زلف اور سمدھی تھے۔ اور مکرم مولانا لئیق احمد طاہر صاحب ریجنل مربی یو کے کے خسر تھے۔

مجلس عاملہ یو کے مکرم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب کی وفات حسرت آیات پر بہت گہرے غم و رنج کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت میں اعلیٰ مقام فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

آفتاب احمد خان۔ امیر جماعت برطانیہ

قرارداد تعزیت

حضرت السید محمد حلمی الشافعی صاحب

دنیا بھر کے احباب جماعت احمدیہ نے یہ خبر بڑے دکھ کے ساتھ سنی کہ حضرت محمد حلمی الشافعی صاحب مورخہ 12۔ فروری 1996ء کو 67 برس کی عمر میں لندن میں انتقال فرما گئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت محمد حلمی الشافعی صاحب 1929ء میں مصر کے شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ الازھر یونیورسٹی سے BSc اور پھر پیٹرولیم انجینئرنگ کا دو سالہ کورس کیا اور بسلسلہ ملازمت متعدد عرب ممالک میں مقیم رہے۔ 1965ء میں آپ کی ملاقات ایک مخلص عرب احمدی محترم مصطفیٰ ثابت صاحب سے ہوئی جن کی مساعی سے 1967ء میں آپ نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔

1980ء میں آپ نے پہلی بار ربوہ آکر حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث سے ملاقات کا شرف پایا۔ پھر قادیان کی زیارت کی اور سری نگر کشمیر جا کر (-) کی بھی زیارت کا موقعہ ملا۔ آپ نے 1986ء میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کر دی اور اس وقت سے لے کر 1994ء تک امیر جماعت مصر کی حیثیت سے خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔

1994ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے آپ برطانیہ تشریف لے آئے اور مختلف پہلوؤں سے خدمت دین کرتے رہے۔ برطانیہ میں رہتے ہوئے عربک ڈیسک کی سربراہی اور لندن سے ہی نکلنے والے عربی رسالہ "التقویٰ" کی ادارت بھی آپ کے ذمہ رہی۔

خدمت سلسلہ کے ضمن میں آپ کی ایک خاص اور ناقابل فراموش خدمت احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "لقاء مع العرب" میں حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھ کر آپ کے ارشادات کا رواں عربی ترجمہ کرنا تھا جو کہ ساری دنیا میں براہ راست دیکھا اور سنا جا رہا ہے۔

جس والہانہ عقیدت و محبت اور محنت کے ساتھ آپ ترجمہ کرتے اپنی مثال آپ تھا۔ آپ کی اسی محبت اور از خود رفتگی کے جذبات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر آپ کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ ترجمے کے میدان میں ایک نیا باب تھے ان کے ترجمے کا مجھے اتنا مزا آتا تھا کہ اور کسی کے ساتھ اتنا مزا نہیں آتا تھا۔ وہ میرے رونے سے رو پڑتے تھے اور میرے ہنسنے سے ہنس پڑتے تھے جس مزاج سے میں بات کرتا تھا اسی مزاج سے وہ ترجمہ کرتے تھے ان کے چہرے کے انداز الفاظ کے طرز کلام سے مکمل ہم آہنگی رکھتے تھے۔"

نیز فرمایا:-

"ان کی محبت اور شرافت ایسی تھی کہ ان کی اپنی ہی شان تھی"

"حلمی الشافعی صاحب کو خدمت دین سے عشق تھا۔ تراجم کے میدان میں وہ صف اول کے انصار اللہ میں سے تھے" حضرت حلمی الشافعی صاحب کی خدمات دینیہ آپ کے اوصاف کریمانہ اور امامت سے عشق و محبت کا تذکرہ حضرت صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر رقت بھرے انداز میں کیا اور اس کے ساتھ ساتھ محترم حلمی الشافعی صاحب کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ حضرت صاحب نے آپ کے جسد خاکی کو کندھا دیا اور پھر جنازہ پڑھایا۔

حضرت السید محمد حلمی الشافعی صاحب ایک سچے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر الدین احمد سامی لندن

کوچہ گل بادشاہ میں خانہ خدا کے مجاور

پٹھان قوم بہت بہادر' بے باک اور نڈر ہے۔ اپنے عقائد' اپنی روایات پر اس مضبوطی سے قائم کہ کسی کی مجال نہیں کہ انہیں ادھر اسے ادھر کر سکے۔ یہی وجہ تھی کہ ان کو زیر رکھنے کے لئے جس بھی جابر شہنشائیت نے زور مارا اس کا اپنا ہی دم خم نکل گیا۔ اس قوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ سعادت بھی بخشی ہے۔ کہ اس سر زمین کے مخلصین نے حضرت بانی سلسلہ کو پہچانا۔ اور کثرت سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی اور جانثار ساتھی بننے کا شرف حاصل کیا۔

پلک جھپکتے دیر نہیں لگتی۔ 1960ء سے بات آگے بڑھا رہا ہوں۔ صوبہ سرحد بدستور رفقاء حضرت بانی سلسلہ سے فیض پا رہا تھا۔ جن میں ایک ممتاز شخصیت حضرت قاضی محمد یوسف صاحب کی تھی۔ وہ امیر صوبہ سرحد بھی تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اس وقت پشاور سے ربوہ منتقل ہو چکے تھے۔ لیکن کوچہ گل بادشاہ کی رونقیں بہت سی ہستیوں نے قائم کر رکھی تھیں۔ مکرم خان شمس الدین خان صاحب۔ مکرم مولوی الطاف خان صاحب۔ مکرم ارباب احمد خان صاحب۔ مکرم کالا خان صاحب۔ مکرم محمد یوسف صاحب صراف۔ مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب۔ مکرم عبد السلام خان صاحب۔ مکرم عبد القدوس خان صاحب۔ مکرم خان خواص خان صاحب۔ مکرم فرزند علی خان صاحب مکرم مولوی چراغ دین صاحب (مربی سلسلہ) مکرم مولوی خلیل الرحمان صاحب مکرم مسیح الدین خان صاحب۔ مکرم مرزا عبد المجید صاحب مکرم سید محمد نور کابلی صاحب یہ وہ سب اللہ والے لوگ تھے جو کوچہ گل بادشاہ (بیت الحمد) کے مجاور تھے۔ ان خان باباؤں میں ایک نیک صفت حضرت خان دانشمند خان صاحب بھی تھے۔ علم و فراست۔ دلائل و براہان سے مسلح' ڈیرہ ڈیرہ دعوت الی اللہ دو ٹوک پہنچانے کا مشغلہ ان کا روز مرہ تھا۔ وہ اس میدان کے نڈر سپاہی تھے۔ جان پر کھیل جانا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کام تھا۔ بالآخر ان کی زندگی میں وہ وقت بھی آیا جبکہ ان کی عمر 70 سال کے قریب تھی۔ دشمن نے قتل کے ارادے سے سوتے میں ان کے سر کو گولی کا نشانہ بنایا ہی تھا کہ اسی لحظہ ان کی آنکھ کھل گئی جس سے ان کا بازو ڈھال بن گیا۔ اور گولی بازو کو جا لگی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی جان کی حفاظت فرمائی مگر وہ بازو سے محروم ہو گئے۔

مکرم خان شمس الدین خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور تھے۔ بہت مدبر۔ مخلص اور فدائی انسان تھے۔ امامت پر جان دینے والے وجود۔ جلسہ سالانہ کے سٹیج پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ساتھ ریوالور کی بیلٹ زیب تن اکثر تصاویر میں مستعد نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ڈٹ کر امارت کی۔ نظام جماعت کی بات ہوتی تو چٹان بن جاتے تھے۔

ان کی زندگی کے آخری لمحات میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں اس وقت ان کی عیادت کا موقع ملا۔ جبکہ ان کے بدن پر جگہ جگہ مددگار آلات لگے ہوئے تھے۔ مگر ان کی مہمان نوازی کا جذبہ تسکین نہیں پا رہا تھا۔ جب تک اس حال میں بھی انہوں نے اپنے خادم کو بھجوا کر چائے نہیں منگوالی۔ اسی طرح ان کی آخری شام کا بھی نظارہ ان آنکھوں نے دیکھا ہے۔ جانے ان پر کون سا عالم طاری تھا۔ مسلسل کچھ پڑھتے جا رہے تھے۔ عربی دعائیں تھیں یا کچھ پشتو تھی۔ اس دنیا کا انسان بھلا وہ کیا سمجھ سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے ایسے فدائی تھے جن پر ہر کوئی رشک کرے۔ سول کوارٹرز (بیت الحمد) میں خطبہ دیا کرتے تھے۔ ایک خطبہ میں انہوں نے ایک نوجوان کے جذبہ خدمت اور اخلاص کا دعا کی غرض سے اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس نوجوان کو ایک بائیسکل لے کر دے دی گئی ہے۔ تاکہ وہ شہر بھر میں محصل کا کام آسانی سے کر سکیں۔ مکرم خان صاحب کے یہ الفاظ کراچی سے نووارد نوجوانوں کے لئے تازیانہ کا کام کر گئے۔

یہ سب دوست 1960ء میں کراچی سے تبدیل ہو کر یہاں آئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے فی الفور ایک کمیٹی تشکیل دے کر مکرم امیر صاحب سے منظوری حاصل کی جس میں مکرم میاں عبد الرفیق صاحب مکرم میاں عبد الرشید صاحب مکرم نصیر احمد خان صاحب مکرم مرزا نثار احمد صاحب' مکرم چوہدری رکن الدین صاحب مکرم شمس الدین اسلم صاحب مکرم نیاز خطیب احمد بٹ صاحب اور خاکسار بشیر الدین احمد سامی شامل تھے۔ اس کمیٹی نے اس سرعت سے کام کیا کہ اگلے ہی روز سول کوارٹرز کی بیت الحمد میں 40 سے زائد مقامی دوست مکرم خان شمس الدین خاں صاحب کے سامنے خدمت کے جذبہ سے سرشار حاضر ہو گئے۔ اس ٹیم کے علاوہ اس کمیٹی نے حلقہ جات کے نظام کا بھی ایک خاکہ پیش کیا۔ اس طرح تنظیم کا یہ سلسلہ پشاور سے نکل کر پورے صوبہ سرحد میں پھیل گیا۔ اور ہر جماعت میں ذیلی تنظیموں کا وجود نظر آنے لگا۔ کارکنان میں دوڑ شروع ہوئی۔ مسابقت کی روح نے اپنے جوہر دکھانے شروع کئے۔ بس پھر کیا تھا۔ ایک سے ایک بڑھ کر مخلصین کی بھیڑ لگتی چلی گئی۔ اس چکا چوند ماحول سے مرکز کی توجہ بھی ادھر ہوئی الفضل اور رسائل میں صوبہ سرحد کی کارکردگی جگہ پانے لگی۔ مرکز سے علماء سلسلہ اور دیگر عہدیداران کا آنا جانا شروع ہوا۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (امام جماعت الثالث) کے ساتھ یونیورسٹی کے علمی اور ادبی حلقوں میں مجالس ہونے لگیں۔ پھر وقت کے ساتھ مردان کی بیت الحمد میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الرابع) کے ساتھ رشد و اصلاح کی رونقیں بڑھنے لگیں۔

اسی دور میں بازید خیل کے ایک نامور بزرگ حضرت خان سیف الرحمان خان صاحب رفیق بانی سلسلہ وفات پا گئے۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ صوبہ سرحد کے اس معمر۔ مدبر و مفکر جید عالم کا جنازہ جب اٹھا تو بڑے بڑے سیاسی سماجی رہنما موجود تھے۔ ان کی موجودگی اعتراف تھا اس بات کا کہ اس عظیم انسان نے صوبہ سرحد کی عملی۔ لسانی۔ اخلاقی اور سیاسی لحاظ سے بھرپور خدمت کی۔

قارئین! پشاور کے تعلق سے اس مختصر نوٹ کے ذریعہ۔ دراصل آنے والی نسلوں کے لئے ان کے آباء کی خدمات کے ناطے اپنی بھولی بسری یادوں کے دریچے دعا کی غرض سے کھول رہا ہوں۔ کیونکہ اس وقت جو ستارے افق پر دیکھے تھے۔ وقت ملے تو وہ بھی انہیں ڈھونڈ سکیں۔ مثلاً مکرم مرزا آفتاب احمد صاحب مکرم مرزا بشیر احمد صاحب۔ مکرم مولا بخش صاحب مکرم مرزا مقصود احمد صاحب مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب۔ مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب مکرم مرزا عبد الرشید صاحب۔ مکرم ڈاکٹر ماجان علی خان صاحب مکرم ڈاکٹر محمد زمان خان صاحب مکرم عبد السمیع صاحب مکرم مصلح الدین خان صاحب۔ غرضیکہ کس کس کا نام لوں۔ کس کس کو نہاں خانہ دل میں تلاش کروں۔ کتنے ہیں جو ملک عدم کو مسکن بنا چکے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسے خادمان دین پر اپنی رحمتیں اور برکات نازل کرے۔

یادِ ماضی

ہماری تاریخ

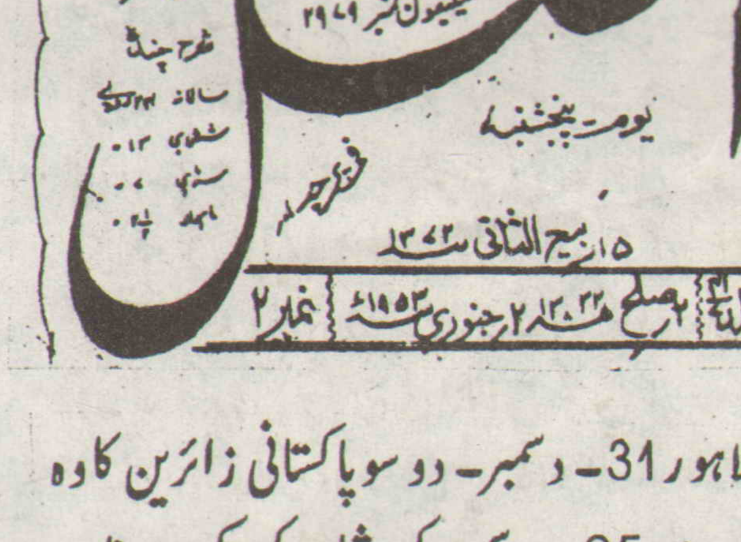

لاہور 31- دسمبر- دو سو پاکستانی زائرین کا وہ قافلہ جو 25- دسمبر کی شام کو مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لا کی قیادت میں واہگہ کے راستہ قادیان روانہ ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کل رات گئے بخیریت لاہور واپس پہنچ گیا۔ زائرین سالانہ جلسے کے بابرکت اجتماع میں شرکت کرنے کے بعد 30- دسمبر کو پانچ بجے شام کے قریب قادیان سے روانہ ہو کر رات کے پونے نو بجے واہگہ بارڈر پہنچے۔ اور طرفین کی کسٹم وغیرہ کی چوکیوں پر ٹھہرتے ہوئے ڈیڑھ بجے کے قریب جودھامل بلڈنگ وارد ہوئے۔ یہاں دفتر حفاظت مرکز کے بعض نمائندوں کے علاوہ جناب شیخ محمود الحسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور اور جناب شیخ فیض قادر صاحب ان کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ ہر دو نے زائرین کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے نہایت گرمجوشی سے ان کا استقبال کیا۔ اور قادیان کی زیارت سے شرفیاب ہونے پر انہیں مبارک باد پیش کی۔ نیز شیخ محمود الحسن صاحب اور فیض قادر صاحب شام سے ہی فون کے ذریعہ قافلہ کی روانگی سرحد پر آمد اور پھر وہاں سے لاہور آنے کے متعلق تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد تفصیلی معلومات حاصل کرتے اور متعلقہ انتظامات سرانجام دیتے رہے۔ (اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین)

چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے لاہور واپس پہنچنے پر ایک پریس بیان دیتے ہوئے دونوں حکومتوں کے متعلقہ حکام کے سلوک اور تعاون کو سراہا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور حکام کے منصفانہ و ہمدردانہ رویہ کے باعث دونوں طرف زائرین کو کسی قابل ذکر مشکل سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ البتہ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ جہاں تک زائرین کے قافلوں کا تعلق ہے۔ پاسپورٹ اور ویزا کے وقت طلب سسٹم کی بجائے کوئی آسان طریقہ وضع کیا جا سکے۔ تو اس سے بہت سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ آپ نے اس امر پر بھی انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں بھی جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے قریباً پانچ سو احمدی احباب کے علاوہ مختلف اجلاسوں میں علاقے کے ہندو اور سکھ باشندے بھی بکثرت شریک ہو کر مستفید ہوتے رہے۔ آپ نے درویشان قادیان کی قابل رشک زندگی ان کے پر خلوص جذبات محبت اور شوق مہمان نوازی کا نہایت محبت بھرے الفاظ میں ذکر کیا۔ نیز فرمایا ہم وہاں کے بعض دیگر باشندوں کے سلوک اور جذبات عقیدت سے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

یاد رہے قافلہ 25- دسمبر کو 2- بجے دوپہر جودھامل بلڈنگ سے پانچ لاریوں میں قادیان روانہ ہوا تھا۔ روانہ ہونے سے قبل مکرم ملک

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30453 میں عطاء الحق خان ولد انوار الحق خان قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/1 دارالنصر غربی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-12-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد جمع شدہ رقم۔/9000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے۔ ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء الحق خان ولد انوار الحق خان 34/1 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 ظفر اقبال 34/1 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 انوار الحق خان والد موصی۔

مسل نمبر 30454 میں ذکیہ خانم زوجہ شیخ مبارک احمد صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-9-25 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 90 تولے مالیتی۔/........؟ 2- مکان کے نصف کے مالک مبشر احمد صاحب اور نصف کی مالکہ ہوں کل مکان مالیتی۔ 60 لاکھ کا 1/2 /3000000 روپے۔ 3- حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ذکیہ خانم St-62 H-8-A F-7/4 اسلام آباد گواہ شد نمبر1 شیخ مبارک احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ڈاکٹر عبدالباری گلی نمبر10 F-7/10 191-B اسلام آباد۔

مسل نمبر 30455 میں منورہ انوار بنت انوار الحق خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/1 دارالنصر غربی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-12-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خالص سونا وزنی 5 گرام مالیتی۔/2300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منورہ انوار 34/1 دارالنصر غربی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 ظفر اقبال 34/1 دارالنصر غربی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر2۔ انوار الحق خان والد موصیہ۔

مسل نمبر 30456 میں منصورہ انوار بنت انوار الحق خان قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 34/1 دارالنصر غربی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-12-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منصورہ انوار 34/1 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 ظفر اقبال 34/1 دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر2 انوار الحق خان والد موصیہ۔

مسل نمبر 30457 میں ناصرہ عزیز زوجہ عزیز الرحمان خالد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/17 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-12-16 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر۔/15000 روپے ملا کر پلاٹ نمبر 15/17 برقبہ مرلہ واقع دارالعلوم حلقہ ثنا مالیتی۔/4000 خریدا ہے۔ 2- سلائی مشین مالیتی۔/600 روپے۔ 3- واشنگ مشین مالیتی۔/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ عزیز 15/17 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 عزیز الرحمٰن خالد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 حبیب الرحمٰن 25/19 دارالعلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر 30458 میں عارفہ محمود زوجہ ریاض جاوید سلہری قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹمپل روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-1-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی 173 گرام مالیتی۔/60200 روپے۔ 2- حق مہر بذمہ خاوند پینتیس ہزار۔/35000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/73000 روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عارفہ محمود مہتہ سٹریٹ ٹمپل روڈ لاہور گواہ شد نمبر1 مرزا ریحان احمد Q-106 ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر2 مرزا محمود احمد Q-106 ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر 30459 میں نور بیگم زوجہ خوشی محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شریف آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-11-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ۔/5000 روپے۔ نقد رقم۔/45000 روپے۔ کل جائیداد 50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2400 سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نور بیگم ساکن شریف آباد p/o بشیر احمد ضلع حیدر آباد سندھ گواہ شد نمبر1 منشی شیخ احمد وصیت نمبر 14899 گواہ شد نمبر2 انور احمد مبارک آباد ضلع حیدر آباد۔

مسل نمبر 30460 میں رابعہ بی بی بیوہ محمد شفیع قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 70 سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 9 پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-11-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی کڑے وزنی 3 تولہ مالیتی۔/15000 روپے۔ اور حق مہر۔/5000 روپے۔ کل جائیداد۔/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رابعہ بی بی چک 9 پنیار p.o خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 چوہدری عبدالماجد وڑائچ وصیت نمبر 26851 گواہ شد نمبر2 چوہدری عبدالخالق وڑائچ پسر موصیہ۔

مسل نمبر 30461 میں عزیزہ بیگم بیوہ چوہدری ولی الحق صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 367/ج-ب جلیانوالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-10-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر۔/500 روپے۔ 2- زیورات طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی۔/4400 روپے۔ 3- زرعی زمین برقبہ 3 کنال 5 مرلہ واقع چک نمبر 367/ج-ب جلیانوالہ ضلع ٹوبہ مالیتی۔/27500 روپے۔ اور سکنی مکان مالیتی۔/32000 روپے کا 1/8 حصہ مالیتی۔/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ۔/1000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عزیزہ بیگم چک نمبر 367/ج-ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر1 چوہدری ضیاء الحق پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 چوہدری رفیق احمد وصیت نمبر 28985۔

مسل نمبر 30462 میں سیدہ مبارکہ زوجہ نصیر احمد شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-11-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 11 تولہ اور حق مہر وصول شدہ۔/2500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ مبارکہ محلہ گیلانی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 عبدالاعلیٰ نجیب وصیت نمبر 25827 گواہ شد نمبر2 سید ظہیر احمد شاہ گلی نمبر3 محلہ گیلانی جڑانوالہ۔

مسل نمبر 30463 میں محمد لطیف ولد محمد بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ فارغ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 69/ر-ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 95-12-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 8 ایکڑ مالیتی۔/640000 روپے۔ مکان پختہ مالیتی۔/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1400 روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد لطیف چک نمبر 69/ر-ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 مولوی عبدالرحیم وصیت نمبر 13728 گواہ شد نمبر2 چوہدری سردار محمد وصیت نمبر 13737۔

بقیہ صفحہ 3

منافعوں کے بڑے حصوں کو مزید دنیا طلبی کے لئے وقف رکھتی ہے۔ اس واسطے وہ یہ نقصان سمجھتے ہیں کہ دین کہ خاطر اتنی قربانی کی جائے کہ دیگر ہمارے روز مرہ کے تجارتوں اور اموال کو بڑھانے کے مواقع ہیں۔ ان سے ہم محروم ہو جائیں ان کو اپنے غریب بھائیوں سے یہ بات پیچھے رکھتی ہے لیکن ان میں بھی اللہ کے فضل سے بڑے بڑے قربانی کرنے والے ہیں۔ اور (مذکورہ بالا) مثال ان پر صادق آتی ہے اور ایسے آدمی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بڑھ رہے ہیں۔ کم نہیں ہو رہے۔

مسلسل جماعت کی قربانی کی تاریخ پر نظر ڈال کر آپ دیکھ لیں۔ امراء میں جتنا پہلے قربانی کا رجحان تھا۔ اس سے دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور پہلے سے بڑھ کر خدا کے فضل سے اپنے باغات کو بلندی پر لگانے کے لئے کوشاں ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

صاحب ایمان اور نڈر احمدی تھے۔ مصر اور بلاد عربیہ میں آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ آپ نے احمدیت قبول کرنے کے بعد خدمت دین اور دعوت الی اللہ کا جو مقدس فریضہ شروع کیا وہ زندگی بھر بڑی وفا سے ادا کیا۔

ہم ممبران عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان اپنے اس مخلص بھائی اور فدائی اور نڈر احمدی اور داعی الی اللہ السید محمد حلمی الشافعی صاحب کی وفات پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کی جنتوں کا وارث بنائے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ ایسے مخلصین سے جماعت کو ہمیشہ نوازتا رہے۔

راجہ منیر احمد خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ-پاکستان

بقیہ صفحہ 5

غلام فرید صاحب نے نہایت رقت آمیز اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد قافلہ خدا تعالیٰ کی تحمید و تمجید کرتا ہوا واہگہ پہنچا۔ اور کسٹم کے قواعد پورے کرنے کے بعد سہ پہر کو چار بج کر دس منٹ پر سرحد عبور کر کے مشرقی پنجاب کی حدود میں داخل ہوا۔ بعض احباب ایک علیحدہ کار میں زائرین کو رخصت کرنے کے لئے سرحد تک تشریف لے گئے۔ اور جب تک قافلہ پاکستانی حدود سے آگے نہ چلا گیا۔ وہیں ٹھہر کر سفر کے بابرکت ہونے کے متعلق خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہے۔ ان میں شیخ محمود الحسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور قریشی عبداللطیف صاحب اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انسپیکشن عبدالودود صاحب فاروقی اور قریشی عبدالرشید صاحب شامل تھے۔

(الفضل یکم جنوری 1953ء)

ہر قسم کے جدید اور روایتی
زیورات کا مرکز
جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے
تشریف لائیں
آپ کے دیرینہ خادم
نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی
خواہش کے مطابق زیورات
تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز
گولبازار ربوہ
فون 589-04524

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد شفیع صاحب دار العلوم شرقی ربوہ بعمر قریباً 90 سال مورخہ 96-3-5 کو وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ بعد عصر بیت المہدی میں پڑھا گیا اور بعد تدفین قبرستان عام میں ٹھیکیدار محمد دین صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

واقفین کی اشد ضرورت ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع خطبہ 3-اپریل 1987ء میں فرماتے ہیں۔ –

دوست یاد رکھیں کہ وقف زندگی دراصل سنت انبیاء ہے انبیاء کے بچوں سے زیادہ دنیا میں اور کوئی معزز نہیں ہو سکتا چنانچہ انہوں نے اپنے بچے اس عاجزی سے وقف کئے ہیں اسی طرح گریہ زاری کے ساتھ دعا کرتے ہوئے اور روتے ہوئے وقف کیے ہیں کہ انسان ان کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔

احمدیت کی اگلی صدی میں واقفین زندگی کی اشد ضرورت ہے۔ جماعت کے ہر طبقہ سے لکھوکھا کی تعداد میں واقفین زندگی آنے چاہئیں جن کو دراصل ہم خدا کے حضور اس نیت کے ساتھ تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہیں کہ ان کی صلاحیتوں سے بعد ازاں اگلی صدی کے لوگوں نے فائدہ اٹھانا ہے۔

تو یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کو دینا ہے اس لئے جن کو بھی توفیق ملے وہ اس تحفے کے لئے تیار ہو جائیں"

جن والدین کو اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت اپنے بچے وقف کے لئے پیش کریں نیز جن والدین کے وقف زندگی بچوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ بھی جلد اطلاع دیں تاکہ ان کے بچوں سے براہ راست بھی خط و کتابت کی جائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

کھیل اور کھلاڑی

پہلے مرحلے کا تجزیہ

چھٹے ورلڈ کپ میں کوارٹر فائنل کا مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ یہ اس ٹورنامنٹ کا سب سے جاندار اور پر لطف مرحلہ ہے۔ کیونکہ آٹھ چنیدہ ٹیمیں اس وقت میدان میں ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں۔ ان میں سے ہر ایک مقابلہ قابل دید ہے۔ ہر میچ میں کوئی سو فیصد پیشگوئی نہیں کی جا سکتی۔ اور ہر میچ میں مقابلہ کانٹے دار ہو گا۔

پہلے مرحلے میں 30 میچ کھیلے جانے تھے لیکن آسٹریلیا اور ویسٹ انڈیز کے سری لنکا میں کھیلنے سے انکار کی وجہ سے 28 میچ کھیلے گئے۔ جن میں مجموعی طور پر 11 ہزار 8 سو 36 رنز بنے اور اور 351 وکٹیں گریں۔

اس بار پہلی دفعہ ورلڈ کپ مقابلوں میں کوارٹر فائنل مقابلے بھی رکھے گئے ہیں۔ اس سے پہلے ورلڈ کپ مقابلوں میں دو پولوں میں لیگ میچوں کے بعد براہ راست سیمی فائنل ہوتا تھا۔ لیکن اس دفعہ لیگ میچوں کے بعد چار کوارٹر فائنل مقابلے ہو رہے ہیں۔ پہلے کوارٹر فائنل مقابلوں کے بعد اب کل 11۔مارچ کو جنوبی افریقہ اور ویسٹ انڈیز کے درمیان اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیان مقابلہ ہو گا۔ ویسٹ انڈیز کی ٹیم پہلے شکستیں کھاتی رہی مگر آخری مقابلے میں ویسٹ انڈیز نے آسٹریلیا کی مضبوط ترین ٹیم کو جکڑے رکھا اور اس کے نامور بلے بازوں کو بالآخر شکست دے دی۔ نہ شین وارن کی طلسماتی باؤلنگ کام آئی اور نہ وا برادران کے جارحانہ سٹروک ویسٹ انڈیز کی فتح کا راستہ روک سکے۔ اس صورت حال میں یہ میچ کوارٹر فائنل میں دوسرا دلچسپ ترین میچ ثابت ہو گا۔ کوارٹر فائنل کے دوسرے مرحلے میں آسٹریلیا سے نیوزی لینڈ کے جیتنے کا کوئی امکان نظر نہیں آرہا۔

بہت سے لوگوں کو کوارٹر فائنل میچوں کے مراحل پر اعتراض ہے کہ یہاں ہارنے والی ٹیم ٹورنامنٹ سے باہر ہو جائے گی۔ لیکن منتظمین کا کہنا ہے کہ یہی بات کوارٹر فائنل مقابلوں کی اہمیت اور دلچسپی کو بڑھا رہی ہے۔ اور اسی وجہ سے شائقین کی نگاہ میں کوارٹر فائنل مقابلے بے حد اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔ کوارٹر فائنل اور سیمی فائنل کی اہمیت اب یکساں ہو گئی ہے۔ جس سے ورلڈ کپ کے لطف میں اضافہ ہو گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 9- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ الیکشن اصلاحات کو بلڈوز نہیں کرنے دیا جائے گا۔ اصلاحات پارلیمنٹ میں آئیں گی۔ منتخب نمائندے اپنا کردار ادا کریں گے۔ سیاستدانوں کی کارکردگی کے بہترین جج عوام ہیں۔

○ سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ صحافت پارلیمنٹ کو اتنا مضبوط بنائے کہ چیئرمین سینٹ یا سپیکر قومی اسمبلی کے حکم کی سرتابی کی جرات کسی کو نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ اور پارلیمنٹ کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت ہے حکومت اور اپوزیشن اس ضمن میں مل کر کردار ادا کریں۔

○ پاکستان اور انڈونیشیا میں ایک ارب 20 کروڑ ڈالر کے تجارتی سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اور صدر سوہارتو کے درمیان ڈیڑھ گھنٹہ تک باضابط مذاکرات ہوئے۔ جن میں دو طرفہ علاقائی اور بین الاقوامی مسائل زیر بحث آئے۔ دونوں ممالک کے ایوان ہائے صنعت و تجارت اور حکومتی سطح پر مفاہمت کی 24 یادداشتوں پر دستخط کئے گئے۔ وزیراعظم بے نظیر نے سمجھوتوں پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ دونوں ممالک 12 بڑے منصوبے شروع کریں گے۔ جن میں پورٹ قاسم میں پام آئل ریفائنری کی تعمیر اور سیمنٹ اور شوگر پلانٹس کی فروخت شامل ہیں انڈونیشیا پاکستان کے بیمار صنعتی یونٹ خریدے گا۔

○ پاکستان انڈونیشیا کے ساتھ بارٹر سسٹم پر 40 کروڑ کی تجارت کرے گا۔

○ برونائی نے پاکستان کو گوادر کی بندرگاہ اور سڑکوں کی تعمیر میں سرمایہ کاری کی پیشکش کی ہے۔ پاکستان میں بینک کھولنے پر بھی آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ دونوں ملک ایک دوسرے کو سفارت خانوں کی تعمیر کے لئے جگہ دیں گے۔ برونائی نے پاکستان کے ماہرین کو زراعت کی ترقی میں مدد دینے کی درخواست کی ہے۔

○ پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے جاپان کے اقتصادی وفد کے قائد کازو وتنابے نے کہا ہے کہ پاکستان کے لئے 31 ویں جاپانی قرضے کو ایٹمی پروگرام سے مشروط نہیں کیا جائے گا۔ یہ قرضہ 60۔ارب ین پر مشتمل ہے۔

○ پاکستان میں تیار کردہ پہلی ہائی لکس پک اپ کی تقریب رونمائی راولپنڈی میں منعقد ہوئی۔ اسے پاکستانی اور ٹویوٹا انجینئرز نے مشترکہ طور پر تیار کیا ہے۔ پاکستان میں اس سائز اور صلاحیت کی پک اپ پہلی بار تیار کی گئی ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف ملک چلانے کے اہل نہیں۔ ہمیں ان پر اعتماد نہیں۔ عوام بھی نواز شریف اور عمران خان کے پیچھے نہ چلیں۔

○ بھارتی فوج نے سری نگر میں ایک جلوس پر لاٹھی چارج کیا اور شبیر شاہ سمیت چار۔افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہمارے قدم بڑھتے ہی رہیں گے۔ مسلم لیگ نے آگے ہی آگے اور بے نظیر نے پیچھے ہی پیچھے جانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کو بھلائی سے سروکار ہے۔ میری قیادت میں بننے والی صف توڑی نہیں جا سکتی۔ حکومت نے سعد رفیق سمیت گرفتاریاں اور تشدد کر کے دیکھ لیا ہے کسی نے معافی نامہ لکھ کر نہیں دیا۔ وزیراعظم نے مسلم لیگی قائدین اور عدلیہ کے غیر جانبدارانہ تشخص پر ہاتھ ڈال کر اپنی انگلیاں جلائی ہیں۔ مسلم لیگیوں کا جذبہ تحریک پاکستان کا سا ہے ایک کو پکڑا تو دس تیار ہو گئے دس پکڑے تو سو تیار ہو گئے۔ حکومت کو سوچنا چاہئے کہ انتقامی کارروائیوں سے کیا حاصل ہوا۔ پیپلز پارٹی ہماری جماعت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ بے نظیر بوریا بستر سمیٹ کر کہیں اور چلی جائیں۔ مسلم لیگ بے نظیر سے گھبرانے والی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملکی ترقی اور سالمیت کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ بے نظیر بھٹو بھارت سے دوستی کریں یا اقتدار چھوڑ دیں۔ انتخابی اصلاحات دھاندلی کا منصوبہ ہے۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ماضی میں ہم پاکستانی منڈی کو بین الاقوامی مقابلہ سے بچاتے تھے۔ اب ہماری سوچ میں سمندر جتنی بڑی تبدیلی آگئی ہے اور اب ہم نے تحفظ کی یہ دیوار گرا کر اپنی معیشت دنیا کے لئے کھول دی ہے۔ انڈونیشیا کے چیمبر آف کامرس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان دنیا کی سات ابھرتی ہوئی منڈیوں میں شامل ہے۔ ہم نے غیر ملکیوں کو پاکستان میں روپیہ لانے اور لے جانے پر تمام پابندیاں ختم کر دی ہیں۔ ہم نے غیر ملکی سرمایہ کاری کو مکمل آئینی اور قانونی تحفظ دے دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سنگاپور سے اسلام آباد میں ایک بڑے ہاؤسنگ پراجیکٹ کے لئے بہت بڑی سرمایہ کاری کی پیشکش ہوئی ہے۔ پاکستان وسطی ایشیا کا گیٹ ہے۔ ہم بندرگاہیں۔ ریلوے اور سڑکوں کے جال بچھا کر بحیرہ عرب کو وسطی ایشیا سے ملا رہے ہیں۔ ہماری اشیاء اور سروسز درآمد کنندگان کے معیار پر پوری اترتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرق بعید کے ممالک کی تنظیم آسیان پاکستان میں سیاحت اور معدنیات کی تلاش کے میدان میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ج) کے مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ انتخابی اصلاحات ابھی حتمی نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اعتماد میں لیا گیا ہے مسلم لیگ (ج) میں شاید ہی کسی کو ان پر اعتراض ہو۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں اختیارات کا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ مسلم لیگ کے اتحاد کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس میں بعض لوگوں کی ذاتی خواہشات رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر خالد رانجھا نے انکشاف کیا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس مسٹر جسٹس ارشاد حسن خان نے صدر اور وزیراعظم کے نام اپنی تحریری استدعا میں کہا ہے کہ میں بطور قائم مقام چیف جسٹس کام نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے سپریم کورٹ میں بھیج دیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں نے عدلیہ کے ناگزیر حالات کے تابع ایڈہاک تعیناتی قبول کی تھی اب وہ حالات نہیں رہے۔ مسٹر خالد رانجھا نے کہا کہ وکلاء برادری کو توقع ہے کہ دوسرے صوبوں کے ایڈہاک چیف جسٹس صاحبان بھی ایسا ہی قدم اٹھائیں گے اس سے ایڈہاک ازم ختم ہو گا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے کہا ہے کہ پنجاب میں زرعی ٹیکس لگانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ صوبائی اسمبلی قانون سازی کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں آرڈی ننس نہیں لایا جائے گا۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی عوام کے دلوں میں ہے کوئی قبضہ گروپ وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف اپنا ایجنڈا مکمل کرنے میں اتنے ہی مخلص ہیں تو وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ کیوں دیا تھا۔

○ گورنر پنجاب راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ غیر ترقیاتی اخراجات کم کرنے آسان نہیں ہیں۔ وزراء کے لئے نئی گاڑیوں کی خریداری ضروری تھی۔ انہوں نے کہا کہ جن کے کام ہوتے ہیں وہ خوش ہوتے ہیں اور جن کے نہیں ہوتے وہ تنقید شروع کر دیتے ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ ارشد امین کیس کی تفتیش ٹھیک ہو گی۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان ایٹمی دھماکہ نہ کرنے کا معاہدہ کر لے۔ بھارت کو ہم شامل کر لیں گے۔ اسرائیل معاہدہ میں شامل ہونے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ پاکستان بھارتی موقف اپنانے کی بجائے آزادانہ فیصلہ کرے۔ یہ خود اس کے اپنے مفاد میں ہو گا۔

○ امریکہ نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ توہین رسالت کے قوانین منسوخ کر دے کیونکہ امریکہ کے مطابق' ان قوانین سے مذہبی عدم رواداری بڑھ رہی ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ رابن رافیل نے سینٹ کی سب کمیٹی کو بتایا کہ گزشتہ دس سال کے عرصے میں ان قوانین کے تحت 150 سے زائد مقدمے درج کئے گئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان قوانین کو مذہبی اقلیتوں کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں مذہبی اقلیتیں اب قانون کے مطابق دوسرے درجے کی شہری بنا دی گئی ہیں۔

بھٹی ہومیو کلینک ٹائم آجکل
دارالیمن صبح ساڑھے آٹھ بجے تا ساڑھے دس بجے
رحمت بازار صبح ساڑھے دس بجے تا ڈیڑھ بجے
شام ساڑھے چار بجے تا ساڑھے آٹھ بجے
فون رہائش 211186

ضلع جھنگ میں اراضی برائے فروخت
بمقام رکھ بریڑی کالونی ٹ7 متصل قصبہ کوٹ بہادر شاہ تحصیل و ضلع جھنگ 151 کنال مالک خود قابض ہے ضرورت مند اور خواہش مند دوست رابطہ کریں۔
خواجہ عبدالغفار ڈار۔ F/656 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی فون: 413576

اطلاع تبدیلی کلینک
ہومیو ڈاکٹر مرزا رفیق احمد عابد نے اپنا کلینک مامون مارکیٹ اقصیٰ چوک میں تبدیل کر لیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں
اوقات کلینک
صبح 9 تا 12 بجے
شام 5½ تا 7½ بجے

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دکان: 837 گھر: 212175

تریاقِ معدہ
خرابیٔ ہضم کا مؤثر علاج
کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیے!
پیٹ کے جملہ امراض کے لیے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ